طرق اثبات الہلال

۱۰ ھ ۱۳

نام تاریخی

ثبوت ہلال کے طریقے

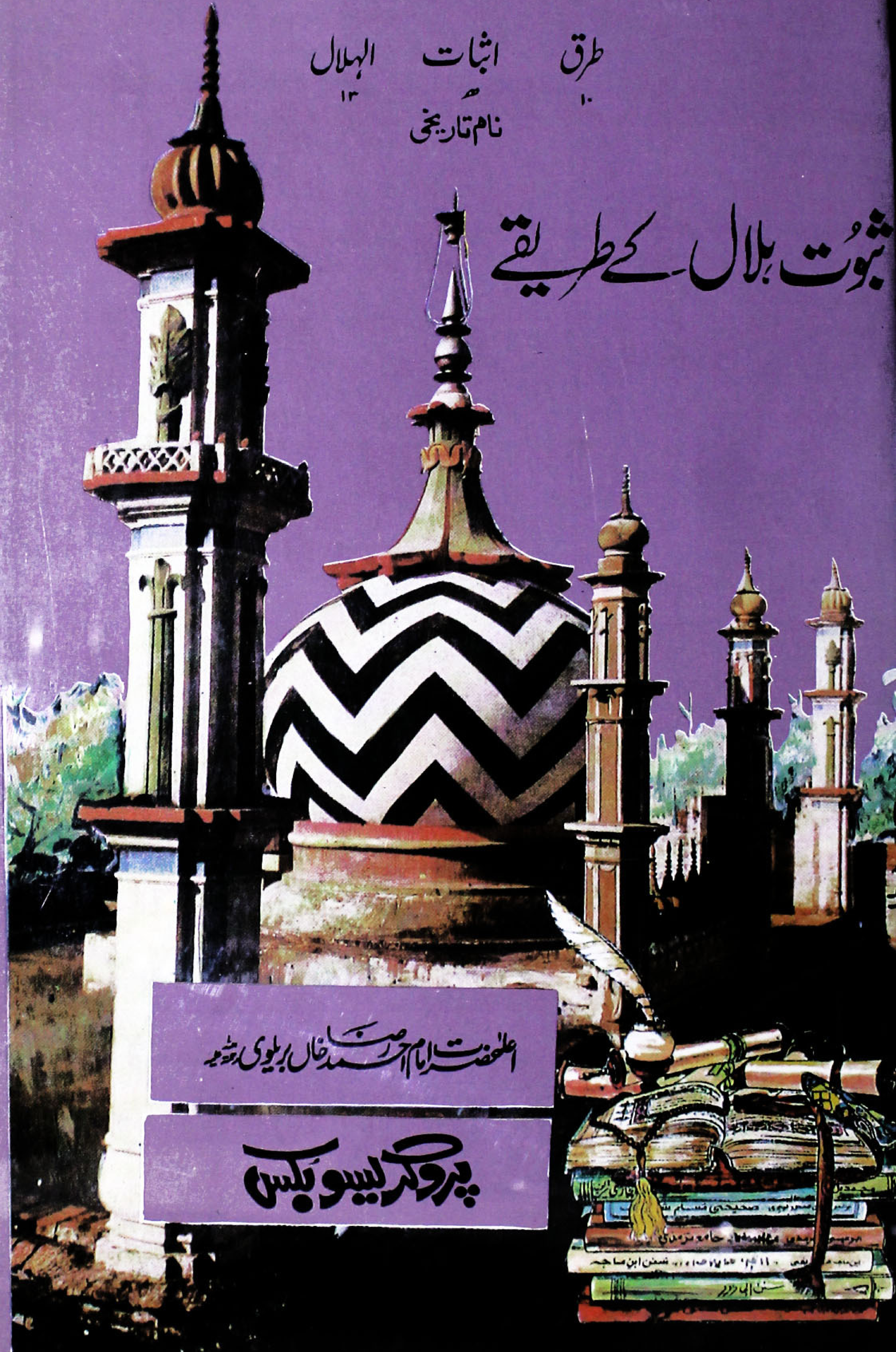

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پروگریسو بکس

Marfat.com

٧٨٦
٩٢

شرعاً چاند کا ثبوت کیسے ہوگا؟

اور کیسے نہ ہوگا؟

ثبوت ہلال کے طریقے

نام تاریخی

طرق اثبات الہلال ۱۳۰۱ھ

مصنف: امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء ــــ ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء

پروگریسو بکس ۴۰ بی اردو بازار لاہور

Marfat.com

نام کتاب : ——— طرق اثبات الہلال

مصنف : مجدد اسلام اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

کتابت : ——— جاوید اختر پریمارائے مئو

تاریخ اشاعت : ۲۹ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ مطابق ۵ ر نومبر ۱۹۹۴ء

ناشر ——— میاں شہباز رسول

پرنٹرز ——— گنج شکر پرنٹرز لاہور

قیمت ——— /۱۵ روپے

پروگریسو بکس ۴۰۔ اردو بازار لاہور

Marfat.com

باسمہٖ وحمدہٖ تعالیٰ و تقدس

شریعت نے چاند کے ثبوت کے لیے کچھ اصول و ضوابط مقرر کئے ہیں۔ یہ کتاب ان ہی کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ شرعی ضوابط کی پابندی کے ساتھ اگر عید و رمضان اور دیگر اسلامی تقریبات عمل میں لائی گئیں جب ہی وہ بجا و درست ہونگی ورنہ ناروا و نامقبول ثابت ہوں گی۔ واقع میں چاند نہ ہوا اور کچھ بے باکوں نے ایسے صاحب کو تلاش کر لیا جو اعلانِ عید میں پیش قدمی کا سہرا اپنے سر باندھنے کے شوق میں ہر کس و ناکس کی گواہی ماننے کے لیے پہلے ہی سے تیار بیٹھے ہیں۔ ان کے حضور پہونچے، مراد بر آئی، دھوم سے عید منائی۔ ایسی عید کا ناجائز و حرام ہونا تو ہر شخص پر واضح ہے لیکن اگر واقع میں چاند ہو چکا تھا اور شرعی اصولوں کے مطابق ثبوت حاصل نہ کیا، محض ریڈیو یا ٹیلیفون سے خبر لے لی اور عید کر ڈالی تو یہ عید بھی ناجائز و حرام ہی ہوئی۔ اور اگر خدا ترس بندوں نے شرعی ثبوت نہ ہونے کے باعث اس دن روزہ رکھا تو یہ بالکل بجا و درست ہوا۔ عید ہو یا روزہ اگر حکم شرع کی پابندی کے ساتھ ہے تو مقبول ہے ورنہ مردود۔ مسلمان اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور نفس و شیطان کے فریب سے بچیں۔

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ عموماً جلد اعلان کے لیے ساری سرگرمی اور تگ و دو صرف عید میں نظر آتی ہے۔ اگر رمضان کا چاند نظر نہ آیا تو بالکل سناٹا رہتا ہے۔ اسی سے واضح ہے کہ عید میں جو تیزی ہوتی ہے اسمیں نفس و شیطان کی پیروی کا دخل زیادہ ہے۔

اس ماحول میں مسلمانوں کی آگاہی اور عمل کے لیے اس کتاب کی اشاعت بہت مناسب ہے۔ اس پر درجۂ ثالثہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے طلبہ لائق تحسین اور قابل مبارکباد ہیں۔ رب کریم انھیں خیر و سعادت میں ترقیوں سے نوازے۔

محمد احمد مصباحی۔ استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور ۲۴/۵/۱۵ھ ۱۴ ء

Marfat.com

مسئلہ

ازبڑودہ گجرات باڑہ نواب صاحب مرسلہ نواب سید معین الدین حسن خاں بہادر ۲۵؍محرم الحرام ۱۳۱۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رویت ہلال شریعت میں کس طرح ثابت ہوتی ہے؟ بحوالۂ کتب مع ترجمہ اردو جواب عطا ہو۔

بینوا توجروا

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا۔ والصلوۃ والسلام علی من صار الدین بطلوع ھلالہ بدرا منیرا۔ وعلیٰ الہ وصحبہ الکاملین نورا۔ والمکملین تنویرا۔

ثبوت رویت ہلال کے لیے شرع میں سات طریقے ہیں۔

طریق اوّل

خود شہادت رویت یعنی چاند دیکھنے والے کی گواہی

ہلال رمضان مبارک کے لئے ایک ہی مسلمان عاقل بالغ غیر فاسق کا مجرد بیان کافی ہے کہ میں نے اس رمضان شریف کا ہلال فلاں دن

Marfat.com

کی شام کو دیکھا۔ اگرچہ کنیز ہو۔ اگرچہ مستور الحال ہو جبکی عدالت باطنی معلوم نہیں ظاہر حال پابند شرع ہے۔ اگرچہ اس کا یہ بیان مجلس قضا میں نہ ہو۔ اگرچہ گواہی دیتا ہوں نہ کہے۔ نہ دیکھنے کی کیفیت بیان کرے کہ کہاں سے دیکھا کدھر کو تھا کتنا اونچا تھا، وغیر ذلک۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ ۲۹ رشعبان کو مطلع صاف نہ ہو چاند کی جگہ ابر یا غبار ہو ___ اور بحال صفائی مطلع اگر ولیسا ایک شخص جنگل سے آیا یا بلند مکان پر تھا تو بھی ایک ہی کا بیان کافی ہو جائے گا ___ ورنہ دیکھیں گے کہ وہاں کے مسلمان چاند دیکھنے میں کوشش رکھتے ہیں بکثرت لوگ متوجہ ہوتے ہیں، یا کاہل ہیں دیکھنے کی پرواہ نہیں۔ بے پرواہی کی صورت میں کم سے کم دو درکار ہوں گے اگرچہ مستور الحال ہوں ___ ورنہ ایک جماعت عظیم چاہیے کہ اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا بیان کرے جس کے بیان سے خوب غلبۂ ظن حاصل ہو جائے کہ ضرور چاند ہوا اگرچہ غلام یا کھلے فُساق ہوں ___ اور اگر کثرت حد تواتر کو پہنچ جائے کہ عقل اتنے شخصوں کا غلط خبر پر اتفاق محال جانے تو ایسی خبر مسلم و کافر سب کی مقبول ہے۔

باقی گیارہ ہلالوں کے واسطے مطلقاً ہر حال میں ضرور ہے کہ دو مرد عادل، یا ایک مرد دو عورتیں عادل، آزاد، جن کا ظاہری و باطنی حال تحقیق ہو کہ پابند شرع ہیں، قاضی شرع کے حضور بلفظ اشھد گواہی دیں یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس مہینے کا ہلال فلاں دن کی شام کو دیکھا ___ اور جہاں قاضی شرع نہ ہو تو مفتی اسلام اس کا قائم مقام ہے جبکہ تمام اہل شہر سے علم فقہ میں زائد ہو، اس کے حضور گواہی دیں ___ اور اگر کہیں قاضی و مفتی کوئی نہ ہو تو مجبوری کو، اور مسلمانوں کے سامنے ایسے عادل دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کا بیان بے لفظ اشھد بھی کافی سمجھا جائے گا۔

ان گیارہ ہلالوں میں ہمیشہ یہی حکم ہے ___ مگر عیدین میں اگر مطلع

Marfat.com

صاف ہو اور مسلمان رویت ہلال میں کاہلی نہ کرتے ہوں اور وہ دو گواہ جنگل یا بلندی سے نہ آئے ہوں تو اس صورت میں وہی جماعت عظیم درکار ہے۔ اسی طرح جہاں اور کسی چاند مثلاً ہلال محرم کا عام مسلمان پورا اہتمام کرتے ہوں تو بحالت صفائی مطلع جب کہ شاہدین جنگل یا بلندی سے نہ آئیں ظاہراً جماعت عظیم ہی چاہیے کہ جس وجہ سے اس کا ایجاب رمضان و عیدین میں کیا گیا تھا یہاں بھی حاصل ہے۔

درمختار میں ہے۔

قُبل بلا دعوی و بلا لفظ اشہد و حکم و مجلس قضاء للصوم مع علة کغیم و غبار خبر عدل او مستور لا فاسق اتفاقا ولو قنا او انثی بیّن کیفیة الرویة اولا علی المذہب، وشرط للفطر مع العلة والعدالة نصاب الشہادة ولفظ اشہد ولو کانوا ببلدة لا حاکم فیہا صاموا بقول ثقة وافطروا باخبار عدلین مع العلة للضرورة، وقُبل بلا علة جمعٌ عظیم یقع غلبة الظن بخبرہم، — وعن الامام یکتفی بشاہدین — واختارہ فی البحر — وصحح فی الاقضیة الاکتفاء بواحد ان جاء من خارج البلد او کان علی مکان مرتفع۔ واختارہ ظہیر الدین — وہلال الاضحی وبقیة الاشہر التسعة کالفطر علی المذہب اھ مختصراً۔

ترجمہ:۔ ابر و غبار کی حالت میں ہلال رمضان کے لیے ایک عادل یا مستور الحال کی خبر کافی ہے اگرچہ غلام یا

Marfat.com

عورت ہو رویت کی کیفیت بیان کرے خواہ نہ کرے
دعویٰ یا لفظ اشہد یا حکم یا مجلس قاضی کسی کی شرط
نہیں ــــ مگر فاسق کا بیان بالاتفاق مردود ہے ــــ
اور عید کے لئے بحال ناصافی مطلع عدالت کے ساتھ
دو مرد یا ایک مرد دو عورت کی گواہی بلفظ اشہد
ضرور ہے ــــ اور اگر ایسے شہر میں ہوں جہاں کوئی
حاکم اسلام نہیں تو بوجہ ضرورت. بحال ابر و غبار ایک
ثقہ شخص کے بیان پر روزہ رکھیں اور دو عادلوں کی خبر
پر عید کرلیں ــــ اور جب ابر و غبار نہ ہو تو ایسی بڑی جماعت
کی خبر مقبول ہوگی جس سے ظن غالب حاصل ہو جائے
اور امام سے مروی ہوا کہ دو گواہ کافی ہیں اور اسی کو بحر
الرائق میں اختیار کیا ــــ اور کتاب الاقضیہ میں فرمایا
صحیح یہ ہے کہ ایک بھی کافی ہے اگر جنگل سے آئے یا
بلند مکان پر تھا ــــ اور اسی کو امام ظہیر الدین نے اختیار
فرمایا اور ذی الحجہ اور باقی نو مہینوں کے چاند کا وہی حکم
ہے جو ہلال عید الفطر کا ــــ
رد المحتار میں ہے۔

شرط القبول عند عدم علة فی السماء لهلال
الصوم او الفطر اخبار جمع عظیم لان التفرد من
بین الجم الغفیر بالرؤیة مع توجههم طالبین
لما توجّه هو الیه مع فرض عدم المانع ظاهر
فی غلطه ــ بحر ــ ولا یشترط فیهم العدالة ــــ

Marfat.com

امداد ـ ولا الحرية ـ قهستانی ـ

قوله "واختاره فی البحر" حيث قال: ينبغی العمل علی هذه الرواية فی زماننا لان الناس تكاسلت عن ترائی الاهلة فانتفی قولهم مع توجههم طالبين وظاهر الولوالجية والظهيرية يدل علی ان ظاهر الرواية هو اشتراط العدد، والعدد يصدق باثنين اهـــ وفی زماننا نشاهد تكاسل الناس فليس فی شهادة الاثنين تفرد من بين الجم الغفير حتی يظهر غلط الشاهد فانتفت علة ظاهر الرواية فتعين الافتاء بالرواية الاخری ـــ وفی كافی الحاكم الذی هو جمع كلام محمد فی كتبه ظاهر الرواية تقبل شهادة المسلم والمسلمة عدلا كان او غير عدل بعد ان يشهدا انه رأی خارج المصر او انه رآه فی المصر مع علة تمنع العامة من التساوی فی رؤيته اهـ ولا منافاة بينهما لان اشتراط الجمع العظيم اذا كان الشاهد من المصر فی غير مكان مرتفع فالثانية مقيدة لاطلاق الاولی بدليل ان الاولی علل فيها رد الشهادة بان التفرد ظاهر فی الغلط وعلی ما فی الثانية لم توجد علة الرد ولهذا قال فی المحيط فلا يكون تفرده بالروية خلاف الظاهر ـ

Marfat.com

قولہ و بقیۃ الاشہر لایقبل فیہا الاشہادۃ رجلین او رجل وامرأتین عدول احرار غیر محدودین کما فی سائر الاحکام ___ بحر عن شرح مختصر الطحاوی للامام الاسبیجابی ___ والظاہر انہ فی الاہلۃ التسعۃ لافرق بین الغیم والصحو فی قبول الرجلین لفقد العلۃ الموجبۃ لاشتراط الجمع الکثیر وھی توجہ الکل طالبین ویؤیدہ قولہ کما فی سائر الاحکام اھ ملتقطا۔

ترجمہ: جب آسمان صاف ہو تو ہلال روزہ و عید کے قبول کو جماعت عظیم کی خبر ضرور ہے اس لیے کہ بڑی جماعت کہ وہ بھی چاند دیکھنے میں مصروف تھی اس میں سے صرف دو ایک شخص کو نظر آنا حالانکہ مطلع صاف ہے ان دو ایک کی خطا میں ظاہر ہے ___ ایسا ہی بحر الرائق میں ہے ___ اور جماعت عظیم میں عدالت شرط نہیں ___ ایسا ہی امداد الفتاح میں ہے۔ نہ آزادی شرط ہے ___ ایسا ہی قہستانی میں ہے۔

اور بحر الرائق میں فرمایا کہ جب لوگ چاند دیکھنے میں کاہلی کریں تو اس روایت پر عمل چاہیے کہ دو گواہ کافی ہیں کہ اب وہ وجہ نہ رہی کہ سب چاند دیکھنے میں مصروف تھے اور مطلع صاف تھا تو فقط انھیں دو کو نظر آنا بعید از قیاس ہے ___ اور ولوالجیہ و ظہیریہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر الروایۃ میں صرف تعدد

Marfat.com

گواہان کی شرط ہے اور تعدد دُو سے بھی ہو گیا انتہیٰ ___ اور ہمارے زمانے میں لوگوں کا کسل آنکھوں دیکھا ہے تو دُو کی گواہی کو یہ کہیں گے کہ جمہور کے خلاف انھیں کو کیسے نظر آگیا جس سے گواہ کی غلطی ظاہر ہو۔ تو ظاہر الروایۃ کی وجہ نہ رہی، تو اس دوسری روایت پر فتویٰ دینا لازم ہوا۔ اور کافی حاکم میں جس میں امام محمد کا تمام کلام کتب ظاہر الروایۃ کا جمع فرمادیا ہے یوں ہے کہ رمضان میں ایک مسلمان مرد یا عورت عادل یا مستورالحال کی گواہی مقبول ہے جبکہ یہ گواہی دے کہ اس نے جنگل میں دیکھا یا شہر میں دیکھا اور کوئی سبب ایسا تھا جس کے باعث اوروں کو نظر نہ آیا انتہیٰ ___ اور ان دونوں روایتوں میں منافات نہیں اس لئے کہ جماعت عظیم کی شرط وہاں ہے کہ گواہ شہر میں غیر مکان بلند پر ہو ___ تو یہ پچھلی روایت اس پہلی کے اطلاق کی قید بتاتی ہے ___ اور اس پر دلیل یہ کہ پہلی میں ایک کی گواہی نہ ماننے کی وجہ یہ فرمائی تھی کہ تنہا اس کا دیکھنا غلطی میں ظاہر ہے ___ اور اس پچھلی صورت میں یعنی جبکہ وہ جنگل میں یا بلند مکان پر تھا وہ رد کی وجہ نہ پائی گئی، اس لئے محیط میں فرمایا کہ اس حالت میں تنہا اس کا دیکھنا خلاف ظاہر نہ ہوگا۔

اور باقی نو مہینوں میں مقبول نہ ہوگی مگر گواہی دو مردوں یا ایک مرد دو عورتوں عادل آزاد کی جن پر حدِ قذف نہ لگ چکی ہو جیسے باقی تمام معاملات میں ___

Marfat.com

اسی طرح بحر الرائق میں امام اسبیجابی کی شرح مختصر طحاوی سے ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ ان نو چاندوں میں صفا و عدم صفائی مطلع کا کچھ فرق نہیں ہر حال میں دو کی گواہی قبول ہوگی کہ وہ وجہ جو وہاں شرط جماعت عظیم کی باعث تھی کہ سب ہلال کو تلاش کرتے ہیں یہاں موجود نہیں کہ ان نو مہینوں کا چاند عام لوگ تلاش نہیں کرتے ہیں اور اس کی تائید کرتا ہے امام اسبیجابی کا وہ فرمانا کہ ان میں وہ درکار ہے جو باقی تمام معاملات میں۔

حدیقہ ندیہ میں ہے۔

اذا خلا الزمان من سلطان ذی کفایۃ فالامور موکلۃ الی العلماء ویلزم الامۃ الرجوع الیہم ویصیرون ولاۃ فاذا عسر جمعہم علی واحد استقل کل قطر باتباع علمائہ فان کثروا فالمتبع اعلمہم فان استووا اقرع بینہم۔

ترجمہ:۔ جب زمانہ ایسے سلطان سے خالی ہو جو معاملات شرعیہ میں کفایت کر سکے تو شرعی سب کام علماء کو سپرد ہوں گے اور مسلمانوں پر لازم ہوگا کہ اپنے ہر معاملہ شرعیہ میں ان کی طرف رجوع کریں وہ علماء ہی قاضی و حاکم سمجھے جائیں گے پھر اگر سب مسلمانوں کا ایک عالم پر اتفاق مشکل ہو تو ہر ضلع کے لوگ اپنے علماء کا اتباع کریں اگر ضلع میں عالم کثیر ہوں تو جو سب میں زیادہ احکام شریعت کا علم رکھتا ہے اس کی پیروی ہوگی اور اگر علم میں برابر ہوں تو قرعہ ڈال لیں ١٢ منہ

Marfat.com

طریق دوم

شہادۃ علی الشہادۃ

یعنی گواہوں نے چاند خود نہ دیکھا بلکہ دیکھنے
والوں نے ان کے سامنے گواہی دی اور اپنی
گواہی پر انھیں گواہ کیا انہوں نے اس گواہی
کی گواہی دی۔

یہ وہاں ہے کہ گواہانِ اصل حاضری سے معذور ہوں۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ گواہ اصل، گواہ سے کہے میری اس گواہی پر گواہ ہو جا کہ میں گواہی دیتا ہوں میں نے فلاں ماہ فلاں سنہ کا ہلال فلاں دن کی شام کو دیکھا گواہانِ فرع یہاں آکر یوں شہادت دیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں بن فلاں نے مجھے اپنی اس گواہی پر گواہ کیا کہ فلاں بن فلاں مذکور نے ماہ فلاں سنہ فلاں کا ہلال فلاں دن کی شام کو دیکھا اور فلاں بن فلاں مذکور نے مجھ سے کہا کہ میری اس گواہی پر گواہ ہو جا۔

پھر اصل شہادت رویت میں اختلاف احوال کے ساتھ جو احکام گذرے ان کا لحاظ ضرور ہے مثلاً ماہ رمضان میں مطلع صاف تھا تو صرف ایک کی گواہی مسموع نہ ہونی چاہیے جب تک جنگل میں یا بلند مکان پر دیکھنا نہ بیان کرے ورنہ ایک کی شہادت اور اسکی شہادت پر بھی صرف ایک ہی شاہد اگرچہ کنیز مستورۃ الحال ہو بس ہے۔ اور باقی مہینوں میں یہ تو ہمیشہ ضرور ہے کہ ہر گواہ کی گواہی پر دو مرد یا ایک مرد دو عورت عادل گواہ ہوں اگرچہ یہی دو مردان دو اصل میں ہر ایک کے شاہد ہوں۔ مثلاً جہاں عیدین میں

Marfat.com

صرف دو عادلوں کی گواہی مقبول ہے زید و عمرو دو عادلوں نے چاند دیکھا اور ہر ایک نے اپنی شہادت پر بکر و خالد دو مرد عادل کو گواہ کر دیا کہ یہاں آکر بکر اور خالد ہر ایک نے زید و عمرو دونوں کی گواہی پر گواہی دی، کافی ہے۔ یہ ضرور نہیں کہ ہر گواہ کے جدا جدا دو گواہ ہوں ـــ اور یہ بھی جائز ہے کہ اصل خود آکر گواہی دے اور دوسرا گواہ اپنی گواہی پر دو گواہ جداگانہ کر بھیجے ہاں یہ جائز نہیں کہ ایک گواہ اصل کے دو گواہ ہوں اور انھیں دونوں میں سے ایک خود اپنی شہادت ذاتی بھی دے۔

درمختار میں ہے۔

الشہادۃ علی الشہادۃ مقبولۃ وان کثرت استحسانا فی کل حق علی الصحیح ـــ الا فی حد وقود ـ بشرط تعذر حضور الاصل بمرض او سفر ـــ واکتفی الثانی بغیبتہ بحیث یتعذر ان یبیت باھلہ واستحسنہ غیر واحد ـــ وفی القہستانی والسراجیۃ وعلیہ الفتوی، واقرہ المصنف ـــ اوکون المرأۃ مخدرۃ لا تخالط الرجال وان خرجت لحاجۃ وحمام ـ قنیۃ ـ عند الشہادۃ عند القاضی قید للکل وبشرط شہادۃ عدد نصاب ولو رجلا وامراتین عن کل اصل ولو امرأۃ لا تغایر فرعی ھذا وذاک ـ وکیفیتہا ان یقول الاصل مخاطبا للفرع ولو ابنہ ـ بحر ـ اشھد علی شہادتی انی اشہد بکذا ویقول الفرع اشہد ان فلانا اشہدنی علی شہادتہ بکذا وقال لی اشہد علی شہادتی بذالک اھ مختصرا۔

ترجمہ:۔ گواہی پر گواہی مقبول ہے اگرچہ یکے بعد دیگرے کتنے ہی درجے

Marfat.com

تک پہنچے مثلاً گواہانِ اصل نے زید و عمرو کو گواہ بنایا انہوں نے
اپنی اس شہادت علی الشہادۃ پر بکر و خالد کو گواہ کر دیا خالد
نے اپنی اس شہادۃ علی الشہادۃ پر سعید و حمید کو شاہد بنایا
وعلی ہذا القیاس۔ اور مذہب صحیح پر یہ امر حدود و قصاص کے سوا ہر
حق میں جائز ہے اس شرط سے کہ جس وقت قاضی کے حضور
ادائے شہادت ہوئی اس وقت وہاں اصل گواہ کا آنا مرض
یا سفر یا زن پردہ نشین ہونے کے باعث متعذر ہو۔ اور امام
ابی یوسف کے نزدیک تین منزل دور ہونا ضرور نہیں بلکہ اتنی
دوری کافی ہے کہ گواہی دے کر رات کو اپنے گھر نہ پہنچ سکے
بکثرت مشائخ نے اسی قول کو پسند کیا اور قہستانی و سراجیہ
میں ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے مصنف نے اسے مسلّم رکھا۔ اور
عورت کی پردہ نشینی یہ کہ مردوں کی مجمع سے بچتی ہو اگرچہ اپنی کسی
ضرورت کے لیے باہر نکلے یا حمام جائے ایسا ہی قنیہ میں ہے
۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ ہر اصل گواہ اگرچہ عورت کی گواہی پر
پورا نصاب شہادت یعنی دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں گواہی
دیں ہاں یہ ضرور نہیں کہ ہر گواہ اصل کے دو دو جداگانہ گواہ ہوں
۔ اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ گواہ اصل گواہ فرع سے اگرچہ
وہ اس کا بیٹا ہو خطاب کر کے کہے تو میری اس گواہی پر گواہ
ہو جا کہ میں یہ گواہی دیتا ہوں اور گواہ فرع یوں ادائے شہادت
کرے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں نے مجھے اس گواہی پر گواہ
کیا اور مجھ سے کہا کہ میری اس گواہی پر گواہ ہو جا۔

اسی کے بیان ہلال رمضان میں ہے۔

Marfat.com

وتقبل شهادة واحد على اٰخر كعبد وانثى ولو على مثله۔

ترجمہ:۔ ایک کی گواہی دوسرے پر مثلاً غلام یا عورت کی شہادت اگرچہ اپنی ہی جیسے پر ہلال رمضان میں مقبول ہے جبکہ ایک کی گواہی وہاں مسموع ہونے کے قابل ہو جیسے بحالت نا صافی مطلع۔

ردالمحتار میں ہے۔

لو شهدا على شهادة رجل واحدهما يشهد بنفسه ايضا لم يجز كذا فى محيط السرخسى فتاوى الهنديه ولو شهد واحد على شهادة نفسه واٰخران على شهادة غيره يصح صرح به فى البزازية اه مختصرا۔

ترجمہ:۔ اگر دو گواہوں نے ایک مرد کی شہادت پر شہادت ادا کی اور ان میں ایک خود بذاتہ گواہ ہے تو یہ جائز نہیں ایسا ہی فتاویٰ عالمگیری میں محیط امام سرخسی سے ہے اور اگر ایک نے خود گواہی دی اور دوسرے دو نے اور شخص کی شہادت پر شہادت ادا کی تو یہ درست ہے بزازیہ میں اس کی تصریح ہے ۱۲۔

فتاویٰ عالمگیریہ میں ذخیرہ سے ہے۔

ينبغى ان يذكر الفرع اسم الشاهد الاصل واسم ابيه وجده حتى لو ترك ذالك فالقاضى لا يقبل شهادتهما۔

ترجمہ:۔ گواہ فرع کو چاہیے کہ گواہ اصل اور اس کے باپ اور دادا سب کا نام ذکر کرے یہاں تک کہ اگر اسے چھوڑ دے گا تو حاکم اسکی گواہی قبول نہ کرے گا۔

Marfat.com

شہادۃ علی الشہادۃ میں یہ بھی ضرور ہے کہ اس کے مطابق حکم ہونے تک گواہانِ اصل بھی اہلیت شہادت پر باقی رہیں اور شہادت کی تکذیب نہ کریں مثلاً گواہانِ فرع نے ابھی گواہی نہ دی یا دی اور اس پر ہنوز حکم نہ ہوا تھا کہ گواہان اصل سے کوئی گواہ اندھا یا گونگا یا مجنون یا معاذ اللہ مرتد ہوگیا یا کہا کہ میں نے تو ان گواہوں کو اپنی شہادت کا گواہ نہ کیا تھا یا غلطی سے گواہ کر دیا تھا تو یہ شہادت باطل ہو جائے گی۔

درمختار میں ہے۔

تبطل شہادۃ الفروع بخروج اصلہ عن اہلیتہا کخرس وعمی وبانکار اصلہ الشہادۃ کقولہم مالنا شہادۃ اولم نشہدہم او اشہدناہم وغلطنا اھ مختصرا

طرق سوم

شہادۃ علی القضا

یعنی دوسرے کسی اسلامی شہر میں حاکم اسلام قاضی شرع کے حضور رویت ہلال پر شہادتیں گذریں اور اس نے ثبوت ہلال کا حکم دیا دو شاہدان عادل اس گواہی و حکم کے وقت حاضر دار القضا تھے انہوں نے یہاں حاکم اسلام قاضی شرع یا وہ نہ ہو تو مفتی کے حضور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں ہمارے سامنے فلاں شہر کے فلاں حاکم کے حضور فلاں ہلال کی نسبت فلاں دن کی شام کو ہونے کی گواہیاں گذریں اور حاکم موصوف نے ان گواہیوں پر ثبوت ہلال مذکور شام فلاں روز کا حکم دیا۔

فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے۔

Marfat.com

لو شہدوا ان قاضی بلدۃ کذا شہد عندہ اثنان برویۃ الھلال فی لیلۃ کذا وقضی بشہادتھما جاز لھذا القاضی ان یحکم بشہادتھما لان قضاء القاضی حجۃ وقد شہدوا بہ۔

اسی طرح فتاوٰی قاضی خاں وفتاوٰی خلاصہ وغیرہما میں ہے۔

قلت وقیدہ فی التنویر تبعًا للذخیرۃ عن مجموع النوازل باستجماع شرائط الدعوی ووجھہ العلامۃ الشامی بتوجیھین لنا فی کل منھما کلام حققناہ فیما علیہ علقناہ فراجعہ ثمہ فانہ من الفوائد المھمۃ۔

طریق چہارم

کتاب القاضی الی القاضی

یعنی قاضی شرع جسے سلطان اسلام نے فصل مقدمات کے لئے مقرر کیا ہو اس کے سامنے شرعی گواہی گذری۔ اس نے دوسرے شہر کے قاضی شرع کے نام خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پر شہادت شرعیہ قائم ہوئی۔ اور اس خط میں اپنا اور مکتوب الیہ کا نام ونشان پورا لکھا جس سے امتیاز کافی واقع ہو۔ اور وہ خط دو گواہان عادل کے سپرد کیا کہ یہ میرا خط قاضی فلاں شہر کے نام ہے وہ باحتیاط اس قاضی کے پاس لائے اور شہادت ادا کی کہ آپ کے نام یہ خط فلاں قاضی فلاں شہر نے ہم کو دیا اور ہمیں گواہ کیا کہ یہ خط اس کا ہے۔ اب یہ قاضی اگر اس شہادت کو اپنے مذہب کے مطابق ثبوت کے لئے کافی سمجھے تو اس پر عمل کرسکتا ہے۔

Marfat.com

(اور بہتر یہ ہے کہ قاضی کاتب خط لکھ کر ان گواہوں کو سنادے یا اس کا مضمون بتادے اور خط بند کر کے ان کے سامنے سربمہر کردے اور اولیٰ یہ کہ اس کا مضمون ایک کھلے ہوئے پرچے پر الگ لکھ کر بھی ان شہود کو دے دے کہ اسے یاد کرتے رہیں یہ اگر مضمون پر بھی گواہی دیں کہ خط میں یہ لکھا ہے اور سربمہر خط اس قاضی کے حوالہ کریں یہ زیادہ احتیاط کے لئے ہے ورنہ خیر اسی قدر کافی ہے کہ دو مردوں یا ایک مرد دو عورتیں عادل کو خط سپرد کر کے گواہ کرلے اور وہ باحتیاط یہاں لاکر شہادت دیں) بغیر اس کے اگر خط ڈاک میں ڈال دیا یا اپنے آدمی کے ہاتھ بھیج دیا تو ہرگز مقبول نہیں اگرچہ وہ خط اسی قاضی کا معلوم ہوتا ہو اور اس پر اسی اور اسکے محکمۂ قضا کی مہر بھی لگی ہو۔

اور یہ بھی ضرور ہے کہ جب تک یہ خط قاضی مکتوب الیہ کو پہنچے اور وہ اسے پڑھ لے اس وقت تک کاتب زندہ رہے اور معزول نہ ہو ورنہ اگر خط پڑھے جانے سے پہلے مرگیا یا برخاست ہوگیا تو اس پر عمل نہ ہوگا اور بحالت زندگی یہ بھی ضرور ہے کہ جب تک مکتوب الیہ اس خط کے مطابق حکم نہ کرلے اس وقت تک کاتب عہدۂ قضا کا اہل رہے ورنہ اگر حکم سے پہلے کاتب مثلاً مجنوں یا مرتد یا اندھا ہوگیا تو بھی خط بیکار ہوجائے گا۔

درمختار میں ہے:

القاضی یکتب الی القاضی بحکمه وان لم یحکم کتب الشهادة لیحکم المکتوب الیه بها علی رائه و قرأ الکتاب علیهم او اعلمهم بما فیه وختم عندهم وسلم الیهم بعد کتابة عنوانه وهو ان یکتب فیه اسمه واسم المکتوب الیه وشهرتهما واکتفی الثانی بان یشهدهم انه کتابه وعلیه الفتوی ویبطل الکتاب

Marfat.com

بموت الكاتب وعزله قبل القراءة وبجنون الكاتب وردته وحده لقذف وعمائه لخروجه عن الاهلية وكذا بموت المكتوب اليه وخروجه عن الاهلية الا اذا عمم۔

ولا يقبل كتاب القاضي من محكم بل من قاض مولى من قبل الامام۔

درر وغرر میں ہے:

لا يقبله ايضا الا بشهادة رجلين او رجل وامرأتين لان الكتاب قد يزور اذ الخط يشبه الخط والخاتم يشبه الخاتم فلا يثبت الا بحجة تامة

طریق پنجم

استفاضہ

یعنی جس اسلامی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو کہ احکام ہلال اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہیں۔ اور وہ خود عالم۔ اور ان احکام میں علم پر عامل وقائم۔ یا کسی عالم دین محقق معتمد پر اعتماد کا ملتزم وملازم ہے۔ یا جہاں قاضی شرع نہیں تو مفتی اسلام مرجع عوام ومتبع الاحکام ہو کہ احکام روزہ وعیدین اسی کے فتوے سے نفاذ پاتے ہیں۔ عوام کالانعام بطور خود عید و رمضان نہیں ٹھہرا لیتے۔ وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن برنبائے رویت روزہ ہوا یا عید کی گئی۔

Marfat.com

مجرد بازاری افواہ کہ خبر اڑ گئی اور قائل کا پتہ نہیں۔ پوچھے تو یہی جواب ملتا ہے کہ سنا ہے یا لوگ کہتے ہیں۔ یا بہت پتہ چلا تو کسی مجہول کا۔ انتہا درجہ منتہائے سند دو ایک شخصوں کی محض حکایت کہ انھوں نے بیان کیا اور شدہ شدہ شائع ہو گئی ایسی خبر ہرگز استفاضہ نہیں۔

بلکہ خود وہاں کی آئی ہوئی متعدد جماعتیں درکار ہیں جو بالاتفاق وہ خبر دیں۔

یہ خبر اگرچہ نہ خود اپنی رویت کی شہادت ہے۔ نہ کسی شہادت پر شہادت نہ بالتصریح قضائے قاضی پر شہادت، نہ کتاب قاضی با شہادت۔ مگر اس مستفیض خبر سے بالیقین یا بہ غلبۂ ظن ملتحق بالیقین وہاں رویت وصوم و عید کا ہونا ثابت ہو گا۔ اور جب کہ وہ شہر اسلامی۔ اور احکام و حکام کی وہاں پابندی دوامی ہے تو ضرور مظنون ہو گا کہ امر بحکم واقع ہوا۔ تو اس طریق سے قضائے قاضی کہ حجت شرعیہ ہے ثابت ہو جائے گی۔

اور یہیں سے واضح ہوا کہ تاریک شہر جہاں نہ کوئی قاضی شرع نہ مفتی اسلام۔ یا مفتی ہے مگر نااہل، جسے خود احکام شرع کی تمیز نہیں۔ جیسے آج کل کے بہت مدعیان خام کار، خصوصًا وہابیہ، خصوصًا نامقلدین، وغیرہم فجار، یا بعض سلیم الطبع سنی، ناقص العلم ناتجربہ کار۔ یا مفتی محقق معتمد عالم مستند ہے مگر عوام خودسر اس کے منتظر احکام نہیں۔ بیش خویش اپنے قیاسات فاسدہ پر جب چاہیں عید و رمضان قرار دے لیتے ہیں ایسے شہروں کی شہرت بلکہ تواتر بھی اصلاً قابلِ قبول نہیں کہ اس سے کسی حجت شرعیہ کا ثبوت نہ ہوا۔

درمختار میں ہے:

شہدوا انہ شہد عند قاضی مصر کذا شاہدان برؤیۃ الہلال، وقضی بہ القاضی بشہادتہما

Marfat.com

لان قضاء القاضی حجۃ وشھدوا بہ، لالو شھدوا بروِیۃ غیرھم، لانہ حکایۃ، لغم لو استفاض الخبر فی البلدۃ الاخری لزمھم علی الصحیح من المذھب۔ مجتبی وغیرہ۔

ردالمحتار میں ہے:

ھذہ الاستفاضہ لیس فیھا شھادۃ علی قضاء قاض، ولا علی شھادۃ، لکن لما کانت بمنزلۃ الخبر المتواتر، وقد ثبت بھا ان اھل تلک البلدۃ صاموا یوم کذا لزم العمل بھا، لان البلدۃ لا تخلو عن حاکم شرعی عادۃ، فلا بد من ان یکون صومھم مَبْنِیًا علی حکم حاکمھم الشرعی فکانت تلک الاستفاضہ بمعنی نقل الحکم المذکور الخ۔

اسی میں ہے:

قال الرحمتی معنی الاستفاضۃ ان تاتی من تلک البلدۃ جماعات متعددون کل منھم یخبر عن اھل تلک البلدۃ انھم صاموا عن رویۃ لا مجرد الشیوع من غیر علم بمن اشاعہ، کما قد تشیع اخبار یتحدث بھا سائر اھل البلدۃ، ولا یعلم من اشاعھا کما ورد ان فی اٰخر الزمان یجلس الشیطٰن بین الجماعۃ، ویتکلم بالکلمۃ فیتحدثون بھا ویقولون لا ندری من قالھا فمن ھذا لا ینبغی ان یسمع فضلا من ان یثبت بہ حکم اھ قلت وھو

Marfat.com

کلام حسن ویشیر الیہ قول الذخیرۃ اذا استفاض وتحقق فان التحقق لایوجد بمجرد الشیوع۔

تنبیہ الغافل والوسنان علی احکام ھلال رمضان میں ہے:

لما کانت الاستفاضۃ بمنزلۃ الخبر المتواتر وقد ثبت بہا ان اہل تلک البلدۃ صاموا لزم العمل بہا لان المراد بہا بلدۃ فیہا حاکم شرعی الخ

دربارۂ استفاضہ یہ تحقیق علامہ شامی کی ہے۔ اور اس تقدیر پر وہ شرائط ضرور ہیں کہ صوم وعید پر بنائے حکم حاکم شرع عالم متبع احکام ہوا کرتا ہو۔ اور ایک صورت یہ بھی متصور کہ دوسرے شہر سے جماعات کثیرہ آئیں اور سب بالاتفاق بیان کریں کہ وہاں ہمارے سامنے عام لوگ اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا بیان کرتے تھے جن کا بیان مورث یقین شرعی تھا۔ ظاہراً اس تقدیر پر وہاں کسی ایسے حاکم شرع کا ہونا ضرور نہیں کہ رویت فی نفسہا حجت شرعیہ ہے لقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ۔ جب جماعت بتواتر جماعت تواتر سے ان کی رویت کی ناقل ہے تو رویت بالیقین ثابت ہوگئی۔ اور شہادت کی حاجت نہ رہی کہ اثبات احکام میں تواتر بھی قائم مقام شہادت، بلکہ اس سے اقوی ہے کہ شہادت برخلاف تواتر آئے تو رد کردی جائے اور نفی پر تواتر مقبول ہے اور شہادت نامسموع۔

عالمگیریہ میں محیط سے ہے:

ان وجد کلھم غیر ثقات یعتمد علی ذالک بتواتر الاخبار۔

درمختار میں ہے:

Marfat.com

شهادة النفی المتواتر مقبولة۔

ردالمحتار میں ہے:

فی النوادر عن الثانی شهدا علیه بقول او فعل یلزم علیه بذلك اجارة او بیع او کتابة او طلاق او عتاق او قتل او قصاص فی مکان او زمان او صفات فبرهن المشهود علیه انه لم یکن ثمه یومئذ لا تقبل، لکن قال المحیط فی الحادی والخمسین ان تواتر عند الناس وعلم الکل عدم کونه فی ذلك المکان والزمان لا تسمع الدعوی ویقضی بفراغ الذمة لانه یلزم تکذیب الثابت بالضرورة۔

عقود الدریه میں فتاوی صغری سے ہے:

البینة اذا قامت علی خلاف المشهور المتواتر لا تقبل وهو ان یشتهر ویسمع من قوم کثیر لا یتصور اجتماعهم علی الکذب۔

کلام علما مثلاً قول مذکور درمختار "لو استفاض الخبر فی البلدة الاخری" اور قول ذخیرہ "قال شمس الائمة الحلوائی الصحیح من مذهب اصحابنا ان الخبر اذا استفاض وتحقق فیما بین اهل البلدة الاخری یلزمهم حکم هذه البلدة وغیر ذلك"۔ بلا شبہ اس صورت کو بھی شامل۔ والله تعالٰی اعلم باحکامه۔

طریق ششم

اکمال عدت

Marfat.com

یعنی جب ایک مہینہ کے تیس دن کامل ہو جائیں تو ماہ متصل کا ہلال آپ ہی ثابت ہو جائے گا اگرچہ اس کے لئے رویت، شہادت، حکم، استفاضہ وغیرہ کچھ نہ ہو۔ مہینہ تیس سے زائد کا نہ ہونا یقینی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین

اگر ۲۹ تیس کو مطلع صاف نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔

رواہ الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

یہ طریقہ صفائی مطلع کی حالت میں کافی ہے اگرچہ ہلال نظر نہ آئے جب کہ گزشتہ ہلال رویت واضحہ یا دو گواہانِ عادل کی شہادت سے ثابت ہولیا ہو۔ ہاں اگر ایک گواہ کی شہادت پر ہلال رمضان مان لیا اور اس حساب سے تیس دن آج پورے ہو گئے اور اب مطلع روشن ہے اور عید کا چاند نظر نہیں آتا تو یہ اکمالِ عدت کافی نہ ہوگا بلکہ صبح ایک روزہ اور رکھیں کہ اگلے ہلال کا ثبوت حجت تامہ سے نہ تھا اور باوصف صفائی مطلع تیس کے بعد بھی چاند نظر نہ آنا صاف گواہ ہے کہ اس گواہ نے غلطی کی اور جب کہ وہ ہلال حجت تامہ دو گواہانِ عادل سے ثابت تھا تو آج باوصف مطلع نظر نہ آنا اس پر محمول ہوگا کہ ہلال بہت باریک ہے، اور کوئی بخار قلیل المقدار خاص اسی کے سامنے حاجب ہے، جسے صفائی عامہ افق کے سبب نظرِ صفائی مطلع گمان کرتی ہے، یا اس کے سوا کوئی اور مانع خفی خلافِ معتاد ہے۔ ہاں اگر آج ابر و غبار ہے تو مطلقاً تیس پورے کر کے عید کرلیں گے۔ اگرچہ ہلال رمضان ایک ہی شاہد کی شہادت سے مانا ہو کہ اب اس کی غلطی ظاہر نہ ہوئی۔

تنویر میں ہے:

Marfat.com

بعد صوم ثلثین بقول عدلین حل الفطر وبقول عدل لا۔

در مختار میں ہے:

نقل ابن الکمال عن الذخیرۃ انہ ان غم هلال الفطر حل اتفاقا الخ۔ وتمام تحقیقہ فی رد المحتار وما علقنا علیہ۔

طریق ہفتم

علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے توپیں سننے کو بھی حوالیِ شہر کے دیہات والوں کے واسطے دلائل ثبوتِ ہلال سے گنا۔

ظاہر ہے کہ یہاں بھی وہی شرائط مشروط ہوں گے کہ اسلامی شہر میں حاکم شرع معتمد کے حکم سے انتیس کی شام کو توپوں کے فیر صرف بحالتِ ثبوت شرعی رویت ہلال ہوا کرتے ہوں۔ کسی کے آنے جانے کی سلامی وغیرہ کا اصلاً احتمال نہ ہو۔ ورنہ شہر اگرچہ اسلامی ہو مگر وہاں احکام شرعیہ کی قدر نہیں۔ احکام جہالِ بے خرد، یا نیچری، رافضی، وغیرہم بدمذہبوں کے حوالے ہیں جنھیں نہ قواعد شرعیہ معلوم، نہ ان کے اتباع کی پرواہ اپنی رائے ناقص میں جو آیا اس پر حکم لگا دیا، توپیں چل گئیں، تو ایسی بے سر و پا باتیں کیا قابل لحاظ ہو سکتی ہیں۔ کما لا یخفی۔

پھر جہاں کی توپیں شرعاً قابل اعتماد ہوں ان پر عمل اہل دیہات ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عند التحقیق خاص اس شہر والوں کو بھی ان پر اعتماد سے مفر نہیں کہ حاکم شرع کے حضور شہادتیں گزرنا اس کا ان پر حکم نافذ کرنا ہر شخص کہاں دیکھتا سنتا ہے بحکم حاکم اسلام اعلانِ عام کے لیے ایسی

Marfat.com

ہی کوئی علامت معہودہ معروفہ قائم کی جاتی ہے جیسے توپوں کے فیر یا ڈھنڈورا وغیرہ۔

اقول یہیں سے ظاہر ہوا کہ ایسے اسلامی شہر میں منادی پر بھی عمل ہوگا حتی کہ اس کی عدالت بھی شرط نہیں جب کہ معلوم ہو کہ بے حکم سلطانی ایسا اعلان نہیں ہو سکتا۔

عالمگیریہ میں ہے:

خبر منادی السلطان مقبول عدلا کان او فاسقا کذا فی جواھر الاخلاطی۔

ردالمحتار میں ہے:

قلت والظاھر انه یلزم اھل القری الصوم بسماع المدافع او رؤیة القنادیل من المصر، لانه علامة ظاھرة تفید غلبة الظن، وغلبة الظن حجة موجبة للعمل، کما صرحوا به۔ واحتمال کون ذلك لغیر رمضان بعید، اذ لا یفعل مثل ذلك عادة فی لیلة الشك الا لثبوت رمضان۔

منحة الخالق میں ہے:

لم یذکر واعندنا العمل بالامارات الظاھرة الدالة علی ثبوت الشھر کضرب المدافع فی زماننا والظاھر وجوب العمل بھا علی من سمعھا ممن کان غائبا عن المصر کاھل القری ونحوھا کما یجب العمل بھا علی اھل المصر الذین لم یروا الحاکم قبل شھادة الشھود وقد ذکر ھذا الفرع الشافعیة،

Marfat.com

فصرح ابن حجر فی التحفة انه یثبت بالامارة الظاہرة الدالة التی لاتتخلف عادة کرویة القنادیل المعلقه بالمنابر قال ومخالفة جمع فی ذلک غیر صحیحة اھ

تنبیہ دربارۂ ہلالِ غیر رمضان وشوال

جہاں دوسرے شہر کی رویت سے یہاں حکم ثابت کیا جائے جیسے دوم سے پنجم تک چار طریقوں میں۔ ان کے بارے میں علامہ شامی رحمہ اللہ تعالٰی کی رائے یہ ہے کہ اگر وہ دوسرا شہر اس شہر سے اس قدر مغرب کو نہ ہٹا ہو جس کے باعث رویت ہلال میں اختلاف پڑسکے جب تو وہ طریقے ہر ہلال میں کام دیں گے ورنہ غیر رمضان وشوال میں معتبر نہ ہوں گے۔ یعنی اگر وہ شہر اس شہر سے اتنا غربی ہے جسکی مقدار بعض علماء نے یہ رکھی ہے کہ بہتّر میل یا زیادہ اس کا طول شرقی اسکے طول شرقی سے کم ہو اور وہاں کی رویت ہلال ذی الحجہ پر مثلاً شہادت، یا شہادت علی الشہادت، یا شہادت علی القضا گزری۔ یا کتاب القاضی خبر متواتر آئی تو یہاں اس پر عمل نہ ہوگا بلکہ اپنے ہی شہر، یا اس کے قریب مواضع، یا شرقی بلاد سے۔ اگرچہ کتنے ہی فاصلے پر ہوں۔ ثبوت آنے پر مدار رکھیں گے۔ اور نہ ملا تو تیس کی گنتی پوری کریں گے۔

ردالمحتار میں فرمایا۔

یفھم من کلامھم فی کتاب الحج ان اختلاف المطالع فیه معتبر فلا یلزمھم شئی لوظھر انه رئی فی بلدة اخری قبلھم بیوم وھل یقال کذلک فی حق الاضحیة لغیر الحجاج لم ارہ والظاھر نعم لان اختلاف المطالع انما لم یعتبر فی الصوم لتعلقه بمطلق الرویة وھذا

Marfat.com

بخلاف الاضحیة فالظاہر انہا کاوقات الصلوة یلزم
کل قوم العمل بما عندہم فتجزئ الاضحیة فی الیوم
الثالث عشر وان کان علی رؤیا غیرہم ہو الرابع عشر۔

اقول مگر صحیح اسکے خلاف ہے۔ کلام علماء صاف مطلق وعام۔ اور اس تخصیص میں بوجوہ کلام۔ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علل اسقاط اعتبار الحساب بانا امة امیة لا نکتب ولا نحسب، کما رواہ الشیخان وابوداؤد، والنسائی وغیرہم عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما وھذہ العلة لتعم الاھلة،

وھذا وان کان خلاف القیاس فلا یمتنع الالحاق بہ دلالة، وان امتنع قیاسا کما قد نص علیہ العلماء، ومنہم العلامة الشامی فی نفس ھذا الکتاب۔

ولاشک ان ذاالحجة کالفطر سواء بسواء۔ و قد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

الفطر یوم یفطر الناس، والاضحی یوم یضحی الناس
اخرجہ الترمذی بسند صحیح عن ام المومنین الصدیقة
رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

وقال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

فطرکم یوم یفطرون واضحاکم یوم تضحون رواہ ابوداؤد
والبیہقی بسند صحیح عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

ثم اقول ھذا کلہ کلام معہ علی تسلیم ان النوط بالرویة انما ورد فی الصوم والفطر، ولیس کذلک، بل قد ثبت کذلک فی الاضحیة ۔ فقد اخرج ابوداؤد والدارقطنی عن امیر مکة الحارث بن حاطب

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال۔

عہد الینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ننسک للرویۃ فان لم نرہ وشھد شاھدا عدل نسکنا بشہادتہما

قال الدارقطنی ھذا اسناد متصل صحیح۔

فانقطع مبنی البحث من راسہ واستبان الحق وللہ الحمد۔

اما ما تمسک بہ من مسئلۃ الحج فاقول لاحجۃ فیھا فانھا فیما اری لدفع الحرج العظیم، ونظیرہ ما فی التنویر والدر۔

تبین ان الامام صلی بغیر طھارۃ تعاد الصلوۃ دون الاضحیۃ، لان من العلماء من قال لا یعید الصلاۃ الا الامام وحدہ، فکان للاجتہاد فیہ مساغ۔ زیلعی۔ کما لو شھدوا انہ یوم العید، فصلوا ثم ضحوا، ثم بان انہ یوم عرفۃ، اجزأتھم الصلوۃ والتضحیۃ، لانہ لا یمکن التحرز عن مثل ھذا الخطا، فیحکم بالجواز صیانۃ لجمع المسلمین زیلعی، اھ ملخصا مصححا۔

ثم رایت بحمد اللہ التصریح بہ فی اللباب وشرحہ بل فی نفس الشرح المتعلق بہ ردالمحتار حیث قال۔

شھدوا بعد الوقوف بوقوفھم بعد وقتہ لا تقبل شھادتھم، والوقوف صحیح استحسانا حتی الشھود للحرج الشدید الخ

فقد ظھر الحق والحمد للہ رب العالمین۔

غرض ثبوت ہلال کے شرعی طریقے یہ ہیں، ان کے سوا جس قدر طرق لوگوں نے

Marfat.com

ایجاد کئے محض باطل و مخذول، و نا قابل قبول ہیں۔ خیالات عوام کا حصر کیا ہو مگر آج کل جہاں میں غلط طریقے جو زیادہ رائج ہیں وہ بھی سات ہیں **یکم حکایت رویت**۔ یعنی کچھ لوگ کہیں سے آئے اور خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند دیکھا گیا، وہاں کے حساب سے آج تاریخ یہ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ نہ شہادت رویت ہے کہ انہوں نے خود نہ دیکھا۔ نہ شہادت علی الشہادۃ کہ دیکھنے والے ان کے سامنے گواہی دیتے اور انھیں اپنی گواہیوں کا حامل بناتے، اور یہ حسب قواعد شرعیہ یہاں شہادت دیتے۔ بلکہ مجرد حکایت جس کا شرع میں اصلاً اعتبار نہیں اگرچہ یہ لوگ بھی ثقہ معتمد ہوں اور جن کا دیکھنا بیان کریں۔ وہ بھی ثقہ مستند ہوں نہ کہ جہاں میں تو یہ رائج ہے کہ کوئی آئے کیسا ہی آئے کسی کے دیکھنے کی خبر لائے اگرچہ خود اس کا نام بھی نہ بتائے بلکہ سرے سے اس سے واقف ہی نہ ہو ایسی مہمل خبروں پر اعتماد کر لیتے ہیں۔

فتح القدیر و بحر الرائق و عالمگیریہ وغیرہا میں ہے۔

لو شھد جماعۃ ان اھل بلدۃ کذا رأوا ھلال رمضان قبلکم بیوم فصاموا وھذا الیوم ثلثون بحسابھم ولم یر ھؤلاء الھلال لایباح فطر غد، ولا ترک التراویح فی ھذہ اللیلۃ لانھم لم یشھدوا بالرویۃ ولا علی شھادۃ غیرھم وانما حکوا رویۃ غیرھم۔

دوم افواہ:۔ شہر میں خبر اڑ جاتی ہے کہ فلاں جگہ چاند ہوا، جاہل اسے تواتر واستفاضہ سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ جس سے پوچھئے سنی ہوئی کہتا ہے، ٹھیک پتہ کوئی نہیں دیتا، یا منتہائے سند صرف دو ایک شخص ہوتے ہیں۔ اسے استفاضہ سمجھ لینا محض جہالت ہے۔ اس کی صورتیں وہ ہیں جو ہم نے طریق نہم میں ذکر کیں منحۃ الخالق حاشیہ بحر الرائق میں ہے۔

Marfat.com

اعلم ان المراد بالاستفاضۃ تواتر الخبر من الوارد ین من بلدۃ الثبوت الی البلدۃ التی لم یثبت بھا لا مجرد الاستفاضۃ لانھا قد تکون مبنیۃ علی اخبار رجل واحد مثلا فیشیع الخبر عنہ، ولا شک ان ھذا لا یکفی بدلیل قولھم اذا استفاض الخبر و تحقق فان التحقق لا یکون الا بما ذکرنا۔

فقیر کو بارہا تجربہ ہوا کہ ایسی شہرتیں محض بے سروپا نکلتی ہیں۔ اسی ذی الحجہ میں خبر شائع ہوئی کہ آنولے میں چاند ہوا ہے۔ وہاں عام لوگوں نے دیکھا۔ اور فقیر کے ایک دوست کا خاص نام بھی لیا گیا کہ وہ آئے اور خود اپنی رویت اور وہاں سب کا دیکھنا بیان کرتے تھے۔ فقیر نے ان کے پاس ایک معتمد کو بھیجا، وہاں سے جواب ملا کہ یہاں ابر غلیظ تھا۔ نہ میں نے دیکھا نہ کسی اور نے دیکھا۔

پھر خبر اڑی کہ شاہجہانپور میں تو ایک ایک شخص نے دیکھا۔ فقیر نے وہاں بھی ایک معتمد ثقہ کو اپنے ایک دوست عالم کے پاس بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اس کا حال میں آپ کو مشاہدہ کرائے دیتا ہوں۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر شہر میں گشت کیا۔ اور دروازہ دروازہ دریافت کرتے پھرے۔ عید کب ہے؟ کہا جمعہ کی۔ کہا کیا چاند دیکھا؟ کہا دیکھا تو نہیں۔ کہا پھر کیوں؟ اس کا جواب کچھ نہ تھا شہر بھر سے یہی جواب ملا۔ صرف ایک شخص نے کہا میں نے منگل کو چاند دیکھا تھا اور میرے ساتھ فلاں فلاں صاحب نے بھی۔ اب یہ عالم مع ان معتمد کے دوسرے صاحب کے پاس گئے۔ ان سے دریافت کیا۔ کہا وہ غلط کہتا تھا اور خود ان دونوں صاحبوں کیساتھ ان گواہ صاحب کے پاس آئے۔ اب یہ بھی پلٹ گئے کہ ہاں کچھ یاد نہیں۔

پھر خبر گرم ہوئی کہ رام پور میں چاند دیکھا گیا اور جمعہ کی عید قرار پائی۔ فقیر نے

Marfat.com

دو ثقہ شخصوں کو وہاں کے دو علماء کرام اپنے احباب کے پاس بھیجا۔ معلوم ہوا وہاں بھی ابر تھا۔ کسی نے بھی نہ دیکھا۔ بارے اتنا معلوم ہوا کہ وہاں دو شخص دہلی سے دیکھ کر آئے ہیں۔ ان علماء نے ان دو شاہدوں کو بلا کر ان دو ثقات کے سامنے شہادت دلوائی۔ اور جو الفاظ فقیر نے انھیں لکھوا دیئے تھے وہ ان سے کہلوا کر ان کو تحمیل شہادت کرائی اور دونوں عالم صاحبوں نے خود ان دونوں شہود اصل کا تزکیہ کیا۔ اب ان دونوں فرع نے یہاں آکر شہادت علی الشہادت حسب قاعدہ شرعیہ دی۔ اس وقت فقیر نے عید جمعہ کا فتوی دیا۔ دیکھئے افواہ اخبار کی یہ حالت ہوتی ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

سوم۔ خطوط واخبار:۔ بڑی دوڑ یہ ہوتی ہے کہ فلاں جگہ سے خط آیا۔ فلاں اخبار میں یہ لکھا پایا۔ حالانکہ ہم طریق چہارم میں بیان کر چکے کہ حاکم شرع کا خاص مہری دستخطی خط جس پر خود اس کی اور محکمۂ دار القضا کی مہر لگی اور اس کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہو۔ اور یہاں بھی حاکم شرع کے نام آئے۔ ہرگز بغیر دو شاہدان عادل کے جنھیں لکھ کر اپنی کتاب کا گواہ بنا کر خط سپرد کیا اور یہاں انہوں نے حاکم شرع کو دے کر شہادت ادا کی ہو مقبول نہیں۔ پھر یہ ڈاک کے پرچے کیا قابل التفات ہو سکتے ہیں۔ اور اخباری گپیں تو اصلا نام لینے کے بھی قابل نہیں۔

در مختار میں ہے۔ لایعمل بالخط۔

ہدایہ میں ہے۔ الخط یشبہ الخط فلا یعتبر۔

چہارم۔ تار:۔ یہ خط سے بھی زیادہ بے اعتبار۔ خط میں کاتب کے ہاتھ کی علامت تو ہوتی ہے۔ یہاں اس قدر بھی نہیں۔ تو اس پر عمل کو کون کہے گا مگر اجہل سا اجہل۔ جسے علم کے نام سے بھی مس نہیں۔

فقیر نے اس کے رد میں ایک مفصل فتویٰ لکھا اور بحمد اللہ تعالیٰ اس پر ہندوستان کے بکثرت علماء نے مہریں کیں۔ کلکتے میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔

Marfat.com

گنگوہی ملانے اپنے ایک فتویٰ میں تار کی خبر اس باب میں معتبر ٹھہرائی اور اسے تحریر خط پر قیاس کیا تھا کہ تار کی خبر مثل تحریر خط کی خبر کے ہے کیونکہ تحریر میں حروف اصطلاحی ہیں جس سے مطلب معلوم ہو جاتا ہے خواہ بحرکت قلم پیدا ہوویں خواہ کسی لاٹھی یا بانس طویل کی حرکت سے (الی قولہ) بہر حال خبر تار کی مثل خط ہے اور معتبر ہے"

یعنی خط میں قلم سے لکھتے ہیں۔ تار دینا ایسا ہے کہ کسی بڑے بانس سے جو ہزاروں کوس تک لمبا ہے لکھ دیا۔ تو جیسے وہ معتبر ہے ویسے ہی یہ۔ بلکہ یہ تو زیادہ معتبر ہونا چاہیئے کہ وہاں چھوٹا سا قلم ہے اور یہاں اتنا بڑا بانس۔ تو اعتبار بھی اسی لسبت پر بڑھنا چاہیئے۔ شملہ بہ مقدار قلم۔ قیاس تو اچھا دوڑا تھا۔ مگر افسوس کہ شرعاً محض مردود و ناکام رہا۔

اولاً خط و تار میں جو فرق ہیں ہم نے اپنے فتوی مفصلہ میں ذکر کیے جو اس قیاس کو از بیخ برکندہ کرتے ہیں۔ اور ان سے قطع نظر بھی کیجئے تو بحکم شرع خط ہی پر عمل حرام۔ پھر اس بانس کے قیاس کا کیا کام۔ حکم مقیس علیہ میں باطل ہے تو مقیس آپ ہی عاری و عاطل ہے۔

مولوی صاحب لکھنوی نے اپنے فتاویٰ میں خط و تار کو بے اعتبار ہی ٹھہرایا اور اس حکم میں حق کی موافقت کی۔ مگر یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں کہ خبر تار یا خط بدرجۂ کثرت پہنچ جائے تو اس پر عمل ہو سکتا ہے۔ اسے استفاضہ میں داخل سمجھنا صریح غلط۔ استفاضے کے معنی جو علماء نے بیان فرمائے وہ تھے کہ طرق پنجم میں مذکور ہوئے۔ متعدد جماعتوں کا آنا۔ اور یک زبان بیان کرنا چاہیئے۔ یہاں اگر متعدد جگہ سے خط یا تار آئے بھی تو اولاً وہ ان وجوہ ناجوازی سے جنھیں ہم نے اس فتویٰ میں مفصلاً ذکر کیا ہرگز بیان مقبول کے سلسلے میں نہیں آسکتے۔ ڈاک کے منشی تار کے بابو چٹھی رساں اکثر کفار یا عموماً مجاہیل یا فساق فجار ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اور بالفرض باطل آئیں بھی تو یہ تعدد مخبر عنہ میں ہوا، نہ مخبرین میں۔ کہ یہاں تار لینے والے بابو اگر مسلمان ثقہ ہوں بھی تو ہرگز اتنی جماعات متعددہ نہ ہوں گی جن کی اخبار پر یقین شرعی حاصل ہو۔ بلکہ عامۂ بلاد میں صرف دو ایک ہی تار گھر ہوتے اور صدر ڈاک خانہ تو ایک ہی ہوتا ہے۔ اگرچہ بڑے شہر میں تقسیم کے لئے دو چار برانچ اور بھی ہوں۔ بہر حال یہ خط یا تار ہم کو تو معدودے ہی شخصوں کے ذریعہ سے ملیں گے۔ پھر استفاضے سے کیا علاقہ ہوا۔ کیا اگر زید آکر کہہ دے کہ فلاں جگہ لاکھ آدمیوں نے چاند دیکھا تو یہ خبر مستفیض کہلائے گی؛ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پنجم جنتریوں کا بیان۔ کہ فلاں دن پہلی ہے۔ اول بعض علماء شافعیہ و بعض معتزلہ وغیرہم کا خیال اس طرف گیا تھا کہ مسلمان عادل منجموں کا قول اس بارے میں معتبر ہو سکتا ہے۔ اور بعض نے قید لگائی تھی کہ جب ان کی ایک جماعت کثیر یک زبان بیان کرے کہ فلاں مہینے کی یکم فلاں روز ہے تو مقبول ہونے کے قابل ہے۔ اگرچہ واجب العمل کسی کے نزدیک نہیں۔ مگر ہمارے ائمہ کرام اور جمہور محققین اعلام اسے اصلاً تسلیم نہیں فرماتے اور اس پر عمل جائز ہی نہیں رکھتے اور یہی حق ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صحیح حدیث میں یہاں قول منجمین سے قطع نظر و عدم لحاظ کی تصریح فرما چکے پھر اب اس پر عمل کا کیا محل۔

در مختار میں ہے۔

لاعبرۃ بقول الموقتین ولو عدولا علی المذہب۔

رد المحتار میں ہے۔

بل فی المعراج لایعتبر قولہم بالاجماع ولا یجوز للمنجم ان یعمل بحساب نفسہ۔

Marfat.com

جب منجمین مسلمین ثقات عدول کے بیان کا یہ حال تو آجکل کی جنتریاں۔ جو عموماً ہنود وغیرہم کفار شائع کرتے ہیں۔ یا بعض نیچری نام کے مسلمان یا بعض مسلمان بھی، تو وہ بھی انھیں ہندوانی جنتریوں کی پیروی سے۔ کیا قابل التفات ہو سکتی ہیں۔

فقیر نے بتیس برس سے بڑی بڑی نامی جنتریاں دیکھیں۔ اول مصرانی ہیئت ہی ناقص ومختل ہے۔ پھر ان جنتری سازوں کو اس کی بھی پوری تمیز نہیں۔ تقویمات کواکب میں وہ سخت فاحش غلطیاں دیکھنے میں آئیں جن میں کوئی سمجھ دال بچہ بھی نہ پڑتا۔ پھر یہ کیا اور ان کی جنتری کیا۔ اور ان کی دوزخ اور پروا کی کسے پروا۔

ششم قیاسات وقرائن:۔ مثلاً چاند بڑا تھا، روشن تھا، دیر تک رہا، تو ضرور کل کا تھا۔ آج بیٹھ کر نکلا تو ضرور پندرہویں ہے۔ اٹھائیسویں کو نظر آیا تھا مہینہ تیس کا ہوگا۔ اٹھائیسویں کو بہت دیکھا نظر نہ آیا مہینہ انتیس کا ہوگا۔ یہ قیاسات تو حسابات کی وقعت بھی نہیں رکھتے۔ پھر ان پر عمل محض جہل و زلل۔ حدیث میں ہے حضور پر نور سید صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من اقتراب الساعۃ انتفاخ الاھلّۃ

قرب قیامت کی علامات سے ہے کہ ہلال پھولے ہوئے نکلیں گے یعنی دیکھنے میں بڑے معلوم ہوں گے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من اقتراب الساعۃ ان یری الھلال قبلاً و یقال ھو للیلتین۔

Marfat.com

علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئیگا
کہا جائے گا کہ دو رات کا ہے۔
رواہ فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
صحیح مسلم شریف میں ابو البختری سعید بن فیروز سے ہے۔
قال خرجنا للعمرۃ۔ فلما نزلنا ببطن نخلۃ قال
ترائینا الھلال، فقال بعض القوم ھو ابن ثلاث۔
قال بعض القوم ھو ابن لیلتین، قال فلقینا ابن عباس
فقلنا انا رأینا الھلال فقال بعض القوم ھو ابن ثلاث
و قال بعض القوم ھو ابن لیلتین، فقال ای لیلۃ
رایتموہ قال قلنا لیلۃ کذا وکذا، فقال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدہ للرؤیۃ فھو لیلۃ رایتموہ
ہم عمرے کو چلے جب بطن نخلہ میں اترے ہلال دیکھا،
کوئی بولا تین رات کا ہے کسی نے کہا دو رات کا۔ عبداللہ بن
عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ملے ان سے عرض کی کہ
ہم نے ہلال دیکھا کوئی کہتا ہے تین شب کا ہے۔ کوئی دو شب
کا۔ فرمایا تم نے کس رات دیکھا؟ ہم نے کہا فلاں شب۔
کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا مدار رویت پر رکھا
ہے تو وہ اسی رات کا ہے جس رات نظر آیا۔

ھفتم کچھ استقرائی کچھ اختراعی قاعدے۔ مثلاً رجب کی چوتھی رمضان کی پہلی ہوگی۔ رمضان کی پہلی ذی الحجہ کی دسویں ہوگی۔ اگلے رمضان کی پانچویں اس رمضان کی پہلی ہوگی۔ چار مہینے برابر تیس تیس کے ہو چکے ہیں۔ یہ ضرور انتیس کا ہوگا۔ تین پے درپے انتیس کے ہوئے ہیں یہ ضرور تیس کا ہوگا۔

Marfat.com

ان کا جواب اسی قدر میں ہے۔ ما انزل اللہ بہا من سلطان حق سبحانہ نے ان باتوں پر کوئی دلیل نہ اتاری۔

وجیز امام کردری میں ہے۔

شہر رمضان جاء یوم الخمیس لا یضحی ایضا فی یوم الخمیس مالم یتحقق انہ یوم النحر وما نقل عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان یوم اول الصوم یوم النحر لیس بتشریع کلی بل اخبار عن اتفاق فی ھذہ السنۃ۔ وکذا ما ھو الرابع من رجب لا یلزم ان یکون غرۃ رمضان بل قد یتفق۔

خزانۃ المفتین میں فتاویٰ کبریٰ سے ہے۔

مایروی ان یوم نحرکم یوم صومکم کان وقع ذلک العام بعینہ دون الابد، لان من اول یوم رمضان الی غرۃ ذی الحجۃ ثلاثۃ اشھر فلا یوافق یوم النحر یوم الصوم الا ان یتم شہران من الثلثۃ وینقص الواحد فاذا تمت الشھور الثلثۃ تاخر عنہ، واذا نقصت الشھور الثلثہ او شہران تقدم علیہ فلم یصح الاعتماد علی ھذا۔

یہ کلام اجمالی بقدر کفایت ہے اور ان احکام کی تفصیل تام رسائل و مسائل فقیر میں ہے۔ وباللہ التوفیق واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

جماعت ثالثہ کے مہ وانجم

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱	غلام انور	اورنگ آباد	۱۸	محمد ابوذر غفاری	کیٹہار
۲	عبدالعلیم خان	گونڈہ	۱۹	محمد عتیق	مبارکپور
۳	محمد کوثر اشرفی	الہ آباد	۲۰	اکبر علی قادری	بستی
۴	محمد اجمل حسین	اورنگ آباد	۲۱	سید اشرف علی قادری	حیدرآباد
۵	محمد رجب عالم قادری	مظفرپور	۲۲	محمد رقیم الدین	کشنگنج
۶	محمد احتشام الدین	نوادہ	۲۳	محمد شمیم عالم	رانچی
۷	محمد جلال الدین نوری	مظفرپور	۲۴	قمر الزماں	جونپور
۸	محمد احسان الحق	بھاگلپور	۲۵	محمد اختر رضا	مہراجگنج
۹	محمد فیض الحق	پرولیا	۲۶	محمد جابر حسین	مدھوبنی
۱۰	محمد رضاء الاسلام	دیناجپور	۲۷	محمد توفیق	اعظم گڈھ
۱۱	عبدالقیوم	مرزاپور	۲۸	محمد عیسیٰ	اورنگ آباد
۱۲	محمد کوثر	مہاراشٹر	۲۹	غلام غوث اعظم	کھگریا
۱۳	اقرار احمد	بستی	۳۰	محمد نظام الدین	الہ آباد
۱۴	محمد لئیق	اناؤ	۳۱	محمد جہانگیر عالم	ویشالی
۱۵	قربان علی نظامی	گورکھپور	۳۲	محمد ریاض احمد	کشنگنج
۱۶	محمد مہتاب عالم رضوی	گڑھوا	۳۳	محمد مظہر حسین	کرناٹک
۱۷	محمد عین الحق	گریڈیہہ	۳۴	عبدالقیوم	ہزاریباغ

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۳۵	محمد زبیر عالم	مدھوبنی	۵۶	محمد اشرف رضوی	سیتامڑھی
۳۶	محمد جلال الدین	بلیا	۵۷	محمد اسیر الحق	دیناجپور
۳۷	محمد عبداللہ خان	غازیپور	۵۸	محمد جلال الدین اشرفی	سہرسہ
۳۸	ضیاء المصطفیٰ	مبارکپور	۵۹	محمد اسلم	رائے بریلی
۳۹	محمد یوسف	رائے پور	۶۰	سید سیف الدین	بہار شریف
۴۰	جمیل احمد	مئو	۶۱	محمد مطیع الرحمٰن	بکارو
۴۱	محمد اکرم علی نعیمی	گونڈھ	۶۲	محمد جابر حسین	بھاگلپور
۴۲	محمد خلیل احمد قادری	کرناٹک	۶۳	محمد علیم الدین	صاحبگنج
۴۳	محمد قمر عالم	دربھنگہ	۶۴	عاشق علی خان	گونڈھ
۴۴	شکیل الرحمٰن	بستی	۶۵	محمد مسلم الدین	دیناجپور
۴۵	محمد شفیق	الہ آباد	۶۶	محمد مبارک خان	نیپال
۴۶	محمد شمس الدین	مدھوبنی	۶۷	محمد شاہجہاں	بیربھوم
۴۷	حبیب الرحمٰن	مئو	۶۸	محمد صدر الاسلام	〃
۴۸	محمد ابراہیم رضا	نیپال	۶۹	محمد شاکر عالم	دیناجپور
۴۹	محمد سعید نظامی	بستی	۷۰	محمد اشفاق عالم	مدھوبنی
۵۰	سید محمد علی قادری	حیدرآباد	۷۱	شمس الضحیٰ	مہراجگنج
۵۱	محمد امجد خان	بھوپال	۷۲	محمد نجیب اللہ	گڑھوا
۵۲	محمد شمس تبریز	بھاگلپور	۷۳	غلام مرتضیٰ	سیتامڑھی
۵۳	محمد راہی	دیناجپور	۷۴	محمد ارشاد احمد	ہزاریباغ
۵۴	عبدالسمیع قادری	علیگڑھ	۷۵	محمد اسرافیل	بھاگلپور
۵۵	محمد شمیم عالم	پلاموں	۷۶	محمد انور حسین	گریڈیہہ

Marfat.com

نمبر شمار	نام	ضلع
۷۷	محمد ظاہر حسین	دیناجپور
۷۸	محمد شمشیر عالم	گریڈیہہ
۷۹	عبدالرحمٰن	مہراجگنج
۸۰	یحییٰ رضا	ناگپور
۸۱	محمد عبداللہ قادری	بمبئی
۸۲	سید راشد میاں	باندہ
۸۳	محمد ضیاء المصطفیٰ	مظفرپور
۸۴	محمد منہاج عالم	کٹیہار
۸۵	محمد سلیمان احمد رضوی	پورنیہ
۸۶	محمد صابر حسین	ویشالی
۸۷	محمد عبداللہ مظہری	سیتامڑھی
۸۸	شکیل احمد	الہ آباد
۸۹	محمد منظور عالم	گریڈیہہ
۹۰	محمد ہارون رشید	گیا
۹۱	محمد رضا عزیزی	نیپال
۹۲	محمد غلام مصطفیٰ	دیناجپور
۹۳	محمد قیصر رضا	نیپال
۹۴	محمد بلال احمد	مالدہ
۹۵	محمد امتیاز عالم	نیپال
۹۶	جمال اشرف	ویشالی
۹۷	محمد قمرالدین	دمکا
۹۸	محمد روح الامین	دیناجپور
۹۹	چراغ علی	گونڈہ
۱۰۰	محمد جہانگیر عالم	دیناجپور
۱۰۱	محمد خشی الرحمٰن	〃
۱۰۲	غلام احمد رضا	گونڈہ
۱۰۳	محمد افضل حسین	گریڈیہہ
۱۰۴	محمد مجیب الرحمٰن	مالدہ
۱۰۵	نصر سعید	غازیپور
۱۰۶	محمد فاروق احمد	گریڈیہہ
۱۰۷	محمد رضاء اللہ	نیپال
۱۰۸	محمد عثمان رضا	مالدہ
۱۰۹	عرفان المصطفیٰ	مئو
۱۱۰	ارشاد احمد	سون بھدر
۱۱۱	محمد عیسیٰ قادری	نیپال
۱۱۲	محمد صغیر عالم	بانکا
۱۱۳	محمد اجمل حسین	ہزاری باغ

Marfat.com

Marfat.com

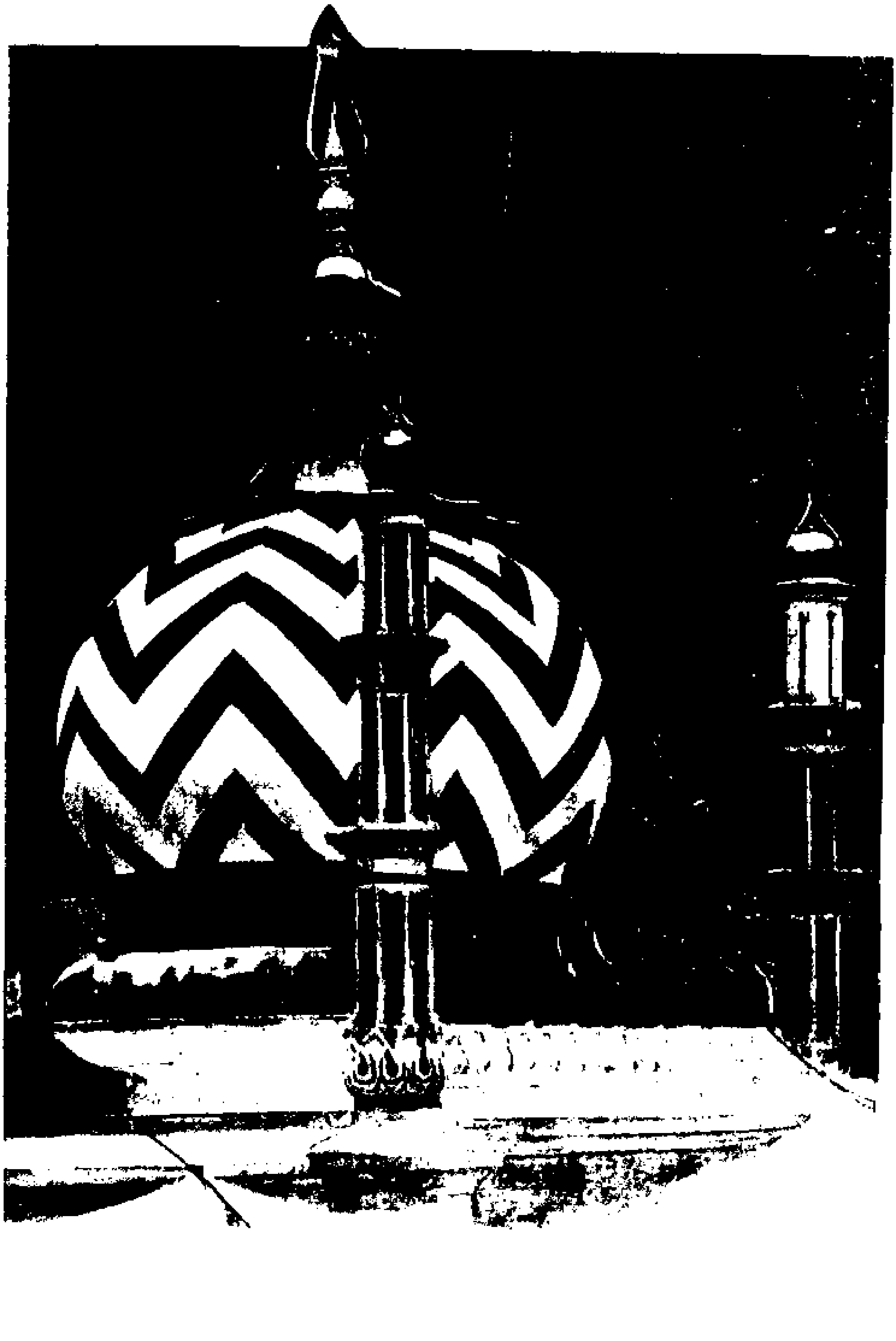

Marfat.com

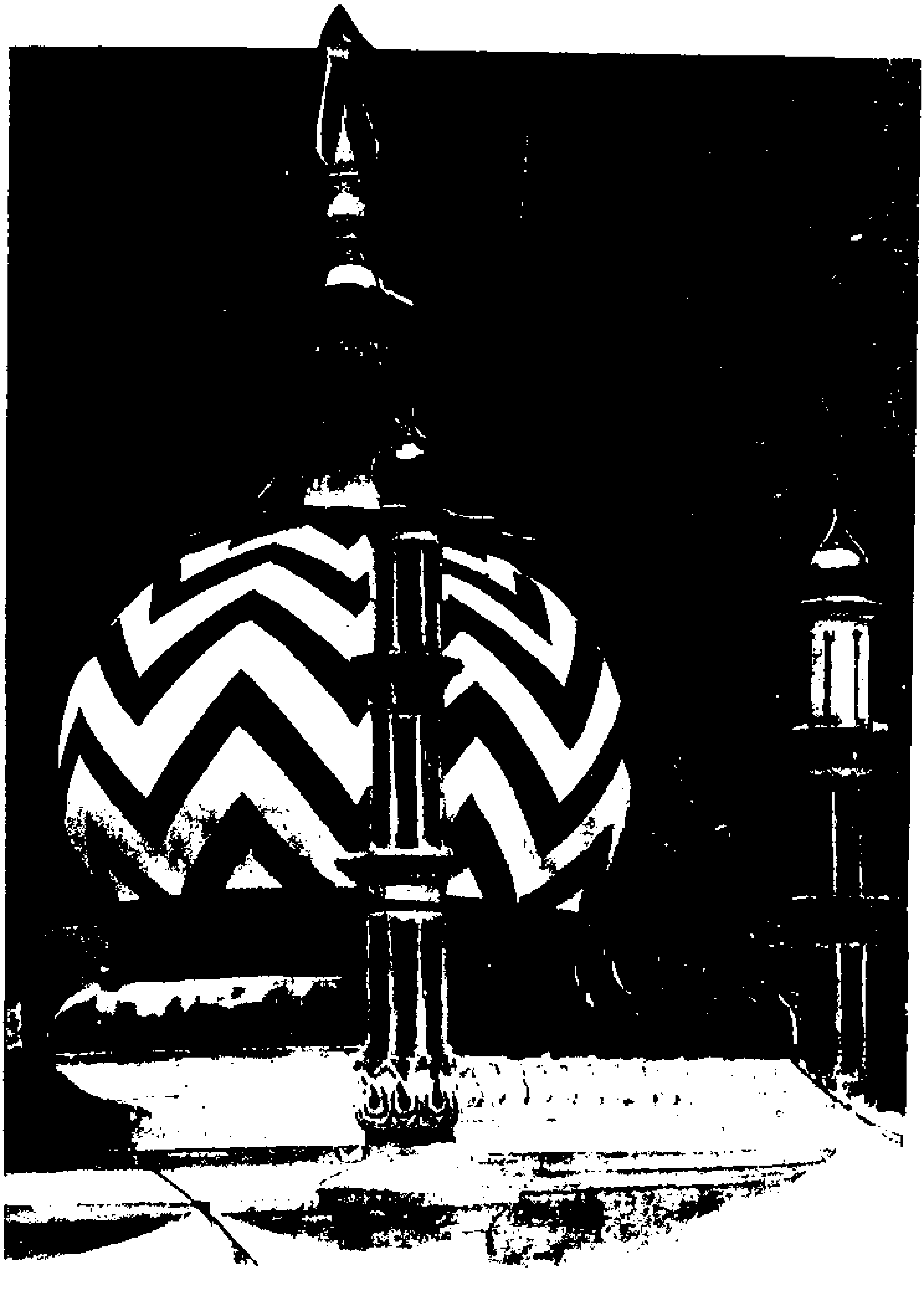

Marfat.com